

دعویٰ نہ ہوگا۔ دونوں جہانوں کے خون کی ذمہ داری میں اپنے اوپر لے لینے کے لیے
تیار بیٹھا ہوں۔



۱۔ لغات - ستم کش مصلحت سے ہوں کہ خواباں تجھ پہ عاشق ہیں
ستمکش : ظلم و ستم اٹھانے والا
خواباں : حسین۔
تکلف برطرف مل جائے گا تجھ سارقیب آخر
تکلف برطرف : تکلف اٹھا رکھیے۔ یہ ایسے موقع پر استعمال کرتے ہیں، جب کوئی
بات صاف صاف اور لگی لپٹی رکھتے بغیر کہنی مقصود ہو۔

تشریح : میں تیرے ظلم و ستم سہتا ہوں اور اس میں میرے سامنے ایک مصلحت
ہے۔ وہ یہ کہ اے محبوب! حسین لوگ تجھ پر عاشق ہیں۔ سچی اور صاف بات یہ ہے کہ
کسی نہ کسی وقت ان میں سے کوئی ایک تیرے ظلم و ستم سہ کر میرا ہمبھرا اور ہمدرد بن
جائے گا اور یہ میں سمجھ کر دل کو اطمینان دیتا رہوں گا کہ حسن حسن کو بھی جو رو بیداد کا تختہ مشق
بنانے میں تامل نہیں کرتا۔ پھر عشق کو پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟
یہ کہنا کہ ان حسین عاشقوں میں سے غالب کسی ایک سے دل لگا کر تسکین حاصل
کرے گا، غالب کی شعر گوئی کی سراسر تضحیک ہے۔



تمہید : یہ غزل نہیں،
بلکہ مرثیہ یا نوحہ ہے، جو زین
العابدین خاں عارف کی جوانمردی
پر کہا گیا۔ عارف مرزا صاحب
کی بیوی کے بھانجے، آبادی
بیگم اور مشرف الدولہ نواب
غلام حسین خاں بہادر بہار جنگ

لازم تھا کہ دیکھو میرا رستا کوئی دن اور
تنہا گئے کیوں؟ اب رہو تنہا کوئی دن اور
مٹ جائیگا سر، گر ترا پتھر نہ گھسے گا
ہوں در پہ ترے ناصیب فرسا کوئی دن اور